روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 6 نومبر 2004ء 22 رمضان المبارک 1425 ہجری 6 نبوت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 253

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اول تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے زمانہ میں وہ آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ جو ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ بعض وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کو کہتے کہ ارحنا یا عائشة یعنی اے عائشہ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپؐ بالکل دعا میں مصروف ہوتے۔

(ملفوظات جلد اول ص 536)

جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعداد آسمان سے نازل ہوتا ہے اور انتشار روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خوابوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حصہ لیتی ہے ایسا ہی اس وقت ہوتا ہے جب رسول کے بھیجنے سے بہار کا زمانہ آتا ہے تب ان ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے اور جس قدر لوگوں کو خوابیں یا الہام ہوتے ہیں دراصل ان کے کھلنے کا دروازہ وہ رسول ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اترتی ہے جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حصہ لیتا ہے وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ میرے ہنر سے ایسا ہوا ہے مگر وہ چشمہ الہام اور خواب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے اور اس کا زمانہ ایک لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اترتے ہیں (۔) جب سے خدا نے دنیا پیدا کی ہے یہی قانون قدرت ہے۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 69)

لیلۃ القدر کی دعا

حضرت عائشہ کی درخواست پر حضور علیہ وسلم صلی اللہ نے انہیں لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنے کے لئے سکھائی۔

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنى

اے اللہ تو بہت بخشنے والا ہے۔ عفو کو پسند کرتا ہے اس لئے مجھے بھی بخش دے

(سنن ابن ماجه کتاب الدعاء باب الدعاء بالعفو حدیث نمبر 3840)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

مورخہ 10/نومبر 2004ء بروز بدھ فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین لگائی جا رہی ہے۔ پچھلے سال نومبر 2003ء میں لگائی جانی والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ ضرورت مند احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 321)

عجائب نشان اور قہری تجلیات

7 مارچ 1907ء کو رب ذوالجلال کی طرف سے ماموالزمان موعود اقوام عالم حضرت بانی سلسلہ کو بذریعہ الہام یہ خبر دی گئی کہ پچیس دن یا پچیس دن تک ایک نیا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ ساتھ ہی قرآن مجید کی یہ دعا الہاماً سکھلائی گئی کہ اے خدا ہم میں اور ان میں فیصلہ فرمادے۔

(اخبار "بدر" 14 مارچ 1907ء ص 3، الحکم 17 مارچ 1907ء)

حضرت اقدس نے برصغیر کے باشندوں کو اس وحی ربانی کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے۔ چنانچہ ٹھیک پچیسویں دن ایک بڑا آتشی شعلہ آگ کا سینکڑوں میل تک ہر جگہ ایسی خوفناک صورت میں گرتا دیکھا گیا۔ ہزارہا بندگان الٰہی اس لرزہ خیز نظارہ سے حیران ہوگئے۔ یہ آتشی گولہ قریباً ساڑھے پانچ بجے شام دھواں ہوکر آسمان پر چڑھ گیا اور دُم کی طرح اس کے ایک حصہ میں دھواں بھی تھا جسے دیکھتے ہی بعض لوگ بے ہوش ہوکر زمین پر گر گئے۔

برصغیر کے پریس خصوصاً سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور (3 را پریل، 6 را پریل 1907ء) اور اخبار "آرمی نیوز" لدھیانہ (6 را پریل 1907ء ص 11 کالم 3) نے اس کی دہشت انگیز خبریں سپرد اشاعت کیں علاوہ ازیں رفقاء مسیح موعود نے کشمیر، راولپنڈی، پنڈی گھیپ، جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، وزیر آباد، امرتسر، لاہور، فیروز والا، جالندھر، بسی سرہند، پٹیالہ، کانگڑہ، بھیرہ اور خوشاب سے اس قیامت خیز شعلہ اور دھوئیں کے متعلق اپنی چشمدید شہادتیں اپنے امام ہمام کے حضور بھجوائیں جو بفضلہ تعالیٰ شعبہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکہ آراء تالیف "حقیقۃ الوحی" کے تتمہ ص 517 تا 523 "روشن نشان" کے عنوان سے اس قہری نشان کی تفصیلات مع اپنے مخلص مریدوں کی شہادتوں کے خلاصہ کے ساتھ آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کردیں اور ساتھ ہی مستقبل کے متعلق قبل از وقت ممالک عالم کو خبردار کرتے ہوئے جلالی انداز میں تحریر فرمایا:۔

"اگرچہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا صرف بعض آدمی بیہوش ہوگئے مگر یہ آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے۔" (صفحہ 83 طبع اول)

پھر فرمایا:۔

"خدا فرماتا ہے میں ایک ہولناک تجلی کروں گا اور خوفناک نشان دکھلاؤں گا اور لاکھوں کو زمین پر سے مٹادوں گا مگر کون ہے جو ہم پر ایمان لایا اور کس نے ہماری یہ باتیں قبول کیں۔" (ایضاً)

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا حقیقت افروز مکتوب

حضرت اقدس نے "حقیقۃ الوحی میں جن بزرگوں کی شہادت کا خلاصہ اس ہولناک نشان کے متعلق سپرد قلم فرمایا ہے ان میں سلسلہ احمدیہ کے شہرہ آفاق "نوری ٹبر" کے سربراہ اور مرشدی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقدس نانا حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب انچارج ہسپتال رعیہ ضلع سیالکوٹ (ولادت 1868ء بمقام مکر سیداں، وصال وفات 23 جون 1935ء مدفن بہشتی مقبرہ قادیان) بھی تھے۔ اس ضمن میں آپ نے اپنے محبوب آقا کے حضور اپنے دست مبارک سے جو مکتوب تحریر کیا وہ اب تک سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں محفوظ نہیں ہوا۔ ذیل میں اس کا مکمل متن ہدیہ قارئین الفضل کیا جاتا ہے۔

(بعد حمد وصلوٰۃ وسلام) آپ نے لکھا:۔

"یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے خیریت ہے اور حضور کی خیریت خداوند کریم سے روز وشب نیک خواہاں ہوں۔ گزارش خدمت عالی ہے کہ میں نے تین ماہ رخصت کی درخواست کی ہے۔ حضور دعا کریں کہ منظور ہوجاوے۔ میرے ہاتھ کو ابھی تک کامل صحت نہیں ہوئی مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ لکھنے کے قابل ہوگیا ہے۔ حضور دعا کریں کہ بالکل درست ہوجاوے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نے میرے ہاتھ کے لئے کچھ دوائی روانہ کی جس سے امید ہے کہ حضور کی دعا سے شفا ہوگی۔ نیز حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دشمنوں کے شر سے بچاوے اور ہم کو ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی طاقت عطا فرماوے اور ہر ایک شیطان الرجیم کے دھوکہ سے نجات دے کر اپنی حفاظت میں لیوے۔ امید ہے کہ حضور ہی کی دعا کارگر ہوگی۔

خاکسار ڈاکٹر عبدالستار شاہ رعیہ ضلع سیالکوٹ

حضور جس وقت میں یہ خط لکھ چکا تو ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ اتوار کے دن بوقت عصر ساڑھے چار بجے کے قریب ایک بڑے حجم کا انگار جنوب کی طرف سے آیا اور شمال کی طرف جا کر ہمارے گھر کے متصل باغ کے درختوں میں گزرا۔ جب بہت نزدیک ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ سوا گز کے قریب لمبا اور آگ کی طرح چمکتا ہوا سخت ہیبتناک، یہاں تک کہ گھر کے اندر چند عورتیں دیکھ کر سخت خوفزدہ ہوگئیں اور اس کی چمک درختوں پر تو سفید تھی۔ مگر ہماری طرف آگ کی طرح تھی۔ پھر اس کے بعد وہ یکایک بادل کی طرح ہوگیا بالکل سفید اور یہ حالت دیر تک رہی اور پھر آہستہ آہستہ بہت اونچائی پر گم ہوگیا۔

جب یہ واقعہ ہوا تو میں ہسپتال میں کام کر رہا تھا۔ میں اس بات کو خیال میں نہ لایا۔ بعد میں مجھے ایک گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بھی اسی طرح واقعہ سنا اور معتبر شخصوں نے بتلایا۔ پھر 3 کوس کے قریب گاؤں سے خبر آئی کہ ایسا ہی واقعہ ہوا۔ پھر اسی وقت اور خبر آئی کہ ملاحوں نے بھی دریا راوی میں ایسا ہی دیکھا اور یہ واقعہ بہت آدمیوں نے آنکھ سے دیکھا۔

حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے بچاوے۔ آمین۔ پیر کے دن دور دور سے خبر آئی کہ سب نے دیکھا۔ یہاں تک کہ ایک گاؤں میں چند شخص بیہوش ہوکر گر پڑے اور پھر ان کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب ہوش آئی۔ یہ 25 دن کے بعد بڑا نشان ظاہر ہوا۔ عجیب بات یہ ہے کہ جس جس گاؤں میں دیکھا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ ان کے پاس ہی گیا اور گم ہو گیا جس جگہ سے خبر آئی یہی آئی۔

خاکسار عبدالستار شاہ، رعیہ ضلع سیالکوٹ"

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق آج دنیا بھر کے ممالک خصوصاً جنوبی ایشیا اور شرقی اوسط کے کروڑوں نفوس 97 سال قبل کے نظاروں کو نہایت وسیع پیمانہ اور ہولناک انداز میں بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فرستادہ کی کشفی آنکھ نے گویا خدائے علیم وخبیر کی عطا فرمودہ روحانی قوت سے موجودہ عالمی دہشت گردی اور بموں کی ہلاکت آفرینیوں کا منظر مشاہدہ فرمالیا تھا بہرحال خدا کی بات تھی جو پوری ہوکر رہی۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عدیل احمد خان صاحب ابن مکرم سلیم احمد خان صاحب، بدر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جو کہ بیکن ہاؤس سکول سے اے لیول سال 2004ء کا امتحان دیا اور 935/1100 نمبر حاصل کئے۔ اور سب مضامین میں اے گریڈ بھی حاصل کیا اور اس طرح نمایاں کامیابی حاصل کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نمایاں کامیابی عطا کرے۔ اور دین اور دنیا کیلئے مفید وجود بن جائے۔

تقریب آمین

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ ضلع خانیوال لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی عالیہ بدر نے قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کی عمر اس وقت چھ سال چار ماہ ہے اور وہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مورخہ 22 را کتوبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک بیت الذکر خانیوال میں اس کی تقریب آمین منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع خانیوال نے کی۔ بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ بچی کو ہمیشہ قرآن پڑھنے، پڑھانے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری سیف اللہ صاحب (چوہدری سپورٹس ربوہ) لکھتے ہیں۔ خاکسار کے تایا جان مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب آف درگانوالی سیالکوٹ حال مقیم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی 19 را کتوبر 2004ء کو بعمر 79 سال وفات پاگئے آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے آپ کی نماز جنازہ 20 را کتوبر 2004ء کو بیت المہدی گولبازار میں بعد نماز ظہر مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی آپ کی تدفین قبرستان عام میں ہوئی اور بعد تدفین مکرم مجیب احمد طاہر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے آپ کے والد چوہدری عنایت اللہ صاحب اور دادا حضرت چوہدری حاکم دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے پسماندگان میں بیوہ، 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

ہائیر ایجوکیشن نے ایسے اساتذہ کیلئے جو پبلک سیکٹر یونیورسٹیز میں کل وقتی مستقل بنیادوں پر بنیادی رنیچرل رفزیکل اور انجینئرنگ سائنس رسوشل سائنسز رہومینیٹیز اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں پڑھا رہے ہوں جرمنی، فرانس اور آسٹریا کی معروف یونیورسٹیز کیلئے ایم ایس رایم فل لیڈنگ ٹو، پی ایچ ڈی اسکالرشپ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ یکم نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے

جماعت میں ابتدائی قربانیاں کرنے والے ہماری خاص دعاؤں کے مستحق ہیں

روایات اکٹھی کرتے وقت احتیاط سے کام لیں اور کتب کی اشاعت کے لئے نظام سے اجازت لیں

احمدیت کی پہلی صدی کے آخری خطبہ جمعہ 17 مارچ 89ء میں حضرت خلیفة المسیح الرابع نے فرمایا

پہلی نسل کی قربانی

میں نے گھونگوں کی مثال دے کر آپ کو یہ یاد دلایا اور ایک نظارہ قانون قدرت سے دکھایا کہ مرنے والے حقیر لوگ بھی، قربانیاں دینے والے بالکل بے حقیقت ذرات بھی جب استقلال کے ساتھ، مستقل جدو جہد کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں تو ان قربانیوں کو ضرور سربلندی عطا کی جاتی ہے عظیم سمندروں پر ان کو فتح یاب کیا جاتا ہے، وہاں اس خطبے کو ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جزیرے کا وہ حصہ جو سمندر سے باہر سر نکالتا ہے اگر اپنی بلندی پر مغرور ہو جائے اور اپنی بلندی کا مقابلہ ان حقیر ذرات کی پستی سے کرنے لگے جو اس کو سمندر کی تہہ میں ارب ہا ارب ٹن وزن کے نیچے دبے ہوئے دکھائی دیتے ہوں گے تو کیسی جہالت کی بات ہوگی۔ وہ پہلی نسل گھونگوں کی جو سمندر کی تہہ میں بظاہر بغیر کسی نظر آنے والے مقصد کے اپنی لاشیں بچھا دیتی ہے وہ اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ اس کی آئندہ نسلیں ضرور فتحیاب ہونگی اور سب سے بڑی فتح پانے والی نسل وہی نسل ہے جو سب سے پہلے ترقی کے سلیقے سکھاتی ہے۔ قربانی کے رستوں سے گزرنے کے آداب بتاتی ہے، اس کے اوپر جتنی بھی کوئی عمارت بلند ہوتی چلی جائے وہ ساری ہمیشہ ہمیش کے لئے اس ادنیٰ، پست، پہلی سطح کی ممنون احسان رہتی ہے۔

اپنے بزرگوں کے احسان نہ بھولیں

پس اپنے ان بزرگوں کے احسانات کو نہ بھولیں۔ خواہ وہ آج سے سو سال پہلے گزر گئے یا چند دن پہلے گزرے یا چند لمحے پہلے گزرے۔ خواہ اس صدی میں گزرے یا چودہ سو سال پہلے گزرے۔ وہ سارے قربانی کے گھونگے جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں بچھاتے رہے۔ جن پر (دین) کی بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ عظیم الشان جزیرے ابھرے۔ وہ لوگ ہماری دعاؤں کے خاص حق دار اور محتاج ہیں۔ وہ محتاج نہیں، ہم محتاج ہیں کہ ان کے لئے دعائیں کریں اور وہ حق دار ہیں کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں اور ان کے تصور سے ہم وہ عرفان حاصل کریں جو انکساری کیلئے ضروری ہوا کرتا ہے۔

انکساری محض زبان سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ یاد رکھیں! بڑے بڑے ایسے متکبر لوگ ہیں جو اپنی شان بتانے کیلئے کہا کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی چیز بھی نہیں۔ بڑے بڑے ایسے ساہوکار اور امیر اور کارخانے دار ہیں بعض جو اپنی شان اس طرح بناتے ہیں کہ مجلس میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ایک مزدور ہیں، ہماری زندگی تو سارا وقت روزانہ مزدوری کرتے گزرتی ہے۔ تمہیں کیا پتہ ہم کیا لوگ ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں اسی میں شان ہے۔ ایک کروڑ پتی مزدور ہے جو لاکھوں مزدوروں پر حکومت کر رہا ہے۔ ایسی انکسار کی باتیں جھوٹی اور مصنوعی اور بے حقیقت ہیں۔ منکسر بننے کے لئے بھی عرفان کی ضرورت ہے اور اگر آپ اپنے پرانے بزرگوں کو ان عظمتوں کے وقت یاد رکھیں گے جو آپ کو خدا کے فضل عطا کرتے ہیں تو آپ کو حقیقی انکساری کا عرفان نصیب ہوگا۔ تب آپ جان لیں گے کہ آپ اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے۔

وہ لوگ جو سب سے پہلے آئے، جنہوں نے نیکی کے اطوار سکھائے، جنہوں نے تمہیں قربانیوں کے اسلوب بتائے، جنہوں نے وہ ادائیں سکھائیں جو خدا کی نظر کو محبوب ہوا کرتی ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو اس صدی میں داخل ہوتے وقت سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ان کے ذکر کو بلند کریں جس طرح خدا اور رسول کے ذکر کو بلند کرتے ہیں۔

ابتدائی قربانیاں دینے والوں کے حالات اکٹھے کریں

اس ضمن میں میں نے اس سے پہلے اپنے افریقہ کے دورے میں ایک ہدایت دی تھی (معلوم نہیں کس حد تک اس پر عمل ہوا) کہ اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو یاد رکھنا اور ان کے احسانات کو یاد رکھ کے ان کے لئے دعائیں کرنا یہ ایک ایسا اچھا خلق ہے کہ اس خلق کو ہمیں صرف اجتماعی طور پر نہیں بلکہ ہر گھر میں رائج کرنا چاہئے۔ چنانچہ غالباً کینیا کی بات ہے، وہاں میں نے ایک کمیٹی بٹھائی کہ وہ سارے بزرگ جو پہلے کینیا پہنچے تھے، جنہوں نے یہاں آ کر قربانیاں دیں، جماعت کی بنیادیں استوار کیں، ان کے حالات اکٹھے کرو، ان حالات کو زندہ رکھنا تمہارا فرض ہے ورنہ تم زندہ نہیں رہ سکو گے اور مجھے تعجب ہوا اور بڑا دکھ آمیز تعجب ہوا جب میں نے ان نوجوان نسلوں سے ان کے آباء واجداد کے متعلق پوچھا تو پتہ لگا کہ اکثر کو کچھ پتہ نہیں۔ نام جانتے ہیں، یہ پتہ تھا کہ فلاں زمانے میں کوئی صاحب آئے تھے۔ بعضوں کو یہ بھی پتہ تھا کہ اس کی قبر کہاں ہے، بعضوں کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ وہ دادا جو کسی وقت آیا تھا یا پڑدادا جو کسی وقت آیا تھا وہ کہاں چلا گیا۔ بعضوں کو یہاں تک علم نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے ان کو بتایا کہ یہ تو عظیم الشان قربانیاں کرنے والے انسان تھے، انہوں نے ہی وہ بنیادیں قائم کی ہیں، جن پر آج تم قائم ہو کر اپنے آپ کو ایک بلند عمارت کے طور پر دیکھ رہے ہو۔ چنانچہ اس کمیٹی نے بڑا اچھا کام کیا اور ایک عرصے تک میرے ساتھ ان کا رابطہ رہا اور بعض ایسے بزرگوں کے حالات اکٹھے کئے جو نظر سے اوجھل ہو چکے تھے۔

بزرگوں کی تاریخ محفوظ کریں

اس لئے ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور اس تاریخ کو ان کی بڑائی کے لئے شائع کرنے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے آپ کو بڑائی عطا کرنے کے لئے، ان کی مثالوں کو زندہ کرنے کے لئے ان کے واقعات کو محفوظ کریں اور پھر اپنی نسلوں کو بتایا کریں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے آباء واجداد تھے۔ کن حالات میں، کس طرح وہ لوگ خدمت دین کیا کرتے تھے کس طرح وہ چلا کرتے تھے، کس طرح بیٹھا کرتے تھے، اوڑھنا بچھونا کیا تھا، ان کے انداز کیا تھے۔

اپنے بزرگوں کی راہوں پر چلنا

مجھے یاد ہے ایک دفعہ سیالکوٹ دورے پر گیا۔ انصار اللہ کا صدر تھا ان دنوں، تو میرے ساتھ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جو اس زمانے میں انصار اللہ سیالکوٹ کے صدر تھے وہ بھی ہم سفر تھے۔ یہ چوہدری محمد اسلم صاحب مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کے بھائی تھے۔ تو حسن اتفاق سے ہمارا سفر ان سڑکوں پر ہوا جن سڑکوں پر کسی زمانے میں انہوں نے بچے کے طور پر اپنے والد کو ان نئے احمدیوں کے ساتھ چلتے دیکھا تھا جو قافلہ در قافلہ قادیان جایا کرتے تھے۔ عجیب روح پرور نظارہ تھا کہ ہمارا غالباً ٹانگہ تھا یا موٹر تھی جو بھی تھا جب ان سڑکوں سے گزر رہا تھا تو ایک ایک یاد ان کے ذہن میں تازہ ہوتی چلی جا رہی تھی اور وہ بتایا کرتے تھے کہ اگرچہ استطاعت تو تھی لیکن ہمارے ابا جان مرحوم اس بات کی زیادہ لذت محسوس کیا کرتے تھے کہ پیدل قادیان جائیں۔ چنانچہ گاؤں گاؤں سے چھوٹے چھوٹے قافلے اس قافلے کے ساتھ ملتے چلے جاتے تھے اور ایک جلوس بنتا چلا جاتا تھا اور کئی لوگ ساتھ پنجابی کے گیت گاتے ہوئے، صدائیں الاپتے ہوئے اس قافلہ کی رونق بڑھا دیا کرتے تھے اور نئی روحانی لذتیں اس کو عطا کیا کرتے تھے۔ کہتے! میں بھی کئی دفعہ انگلی پکڑ کے ساتھ اس طرح چل رہا ہوتا تھا اور میرے باقی بھائی بھی۔ جتنا مزہ اس زمانے میں ان جلسوں کا اور قادیان اس طرح پیدل جلوس کی صورت میں جانے کا آیا ویسے ان کو پھر عمر بھر کبھی مزہ نہیں آیا۔ مزے تو آئے، کئی کئی رنگ کے مزے آئے لیکن وہ بات اپنے رنگ میں ایک الگ بات تھی۔ تو ان بزرگوں کی باتیں جس طرح انہوں نے پیار سے کیں، اس سے میرا دل بھی بے ساختہ دعاؤں سے بھر گیا اور میں نے سوچا کہ کاش سارے خاندان دنیا کے اسی طرح اپنے بزرگوں کو یاد رکھیں اور اپنے بزرگوں کے تذکرے اپنے خاندان میں اپنے بچوں سے کیا کریں۔

روایات اکٹھا کرنے میں احتیاط

بعض ان میں سے ایسے بھی ہونگے جن کو یہ استطاعت ہوگی کہ وہ ان واقعات کو کتابی صورت میں چھپوا دیں لیکن ان کو میں ایک بات کی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ بسا اوقات ایسے واقعات اکٹھے کرنے والے احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ بعض ایسی روایات بیان کر

(باقی صفحہ 5 پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے

جرمنی میں دو بیوت الذکر کا افتتاح

رپورٹ: مکرم حمید اللہ ظفر صاحب

بیت العزیز کا افتتاح

جرمنی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور بیت الذکر کی تعمیر مکمل کرنے کی سعادت بخشی۔ Gross Gerau شہر کے قریب جماعت کے پاس ایک بڑی جگہ "ناصر باغ" کے نام سے موجود ہے۔ نزدیک ہی ایک اور چھوٹے سے قصبہ Goddelau میں یہ بیت العزیز تعمیر ہوئی ہے۔ اس سال جرمن جماعت کو 5 بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی یہ چوتھی بیت الذکر ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 اگست 2004ء کو فرمایا۔ یہ بیت ساڑھے نو ماہ کے قلیل عرصہ میں بوڑھوں، نوجوانوں، بچوں نے دن رات وقارعمل کر کے تعمیر کی ہے۔ افتتاح سے ایک روز قبل لجنہ اماء اللہ نے بھی خدمات سرانجام دیں۔ افتتاح کے لئے دوپہر کے بعد سے ہی احباب/مستورات آنے شروع ہو چکے تھے۔ ساڑھے چار بجے سہ پہر تک بیت لوگوں کے ہجوم سے کھچا کھچ بھر چکی تھی۔ بچوں کا ایک گروپ مردوں کی طرف اور بچیوں کا ایک گروپ مستورات کی طرف حمد و ثنا کے نغمات گا رہے تھے۔ 5 بجکر 35 منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تشریف لائے تو ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ یاد رہے کہ مغربی ممالک میں دوپہر کو آرام کا وقت ہوتا ہے۔ اس دوران کسی شخص کو کسی قسم کا شور کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لیکن یہاں تو منظر ہی کچھ اور تھا۔ ہر احمدی فرد خوشی اور مسرت سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کر رہا ہے۔ اور بیت کے ہمسائے میں رہنے والے ان کی بے نظیر خوشی سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ان دیوانوں کے جوش و خروش پر خوش ہو رہے تھے۔ حضور انور کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

5:45 پر محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں بتایا کہ اس بیت کی تعمیر کو دن رات کام کر کے مکمل کیا ہے تا کہ حضور انور بنفس نفیس تشریف لا کر اس کا افتتاح فرماویں۔ انہوں نے حضور انور سے عرض کیا کہ یہی وجہ ہے کہ ڈائس پر جو روغن ہوا ہے وہ ابھی گیلا ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی نے حضور انور سے جو وعدہ کیا تھا کہ سال میں 5 بیوت تعمیر کریں گے یہ چوتھی بیت ہے۔ اس بیت کی تعمیر کے لئے خدام نے دن رات وقارعمل کیا ہے۔ اس دوران احمدی مستورات (لجنہ اماء اللہ) وقارعمل میں حصہ لینے والوں کے لئے کھانے پکا کر بھجواتی رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مثالی وقارعمل کرنے والے احباب میں اسناد تقسیم کرنے کے بعد مختصر خطاب فرمایا جس کا خلاصہ پیش ہے۔ الحمدللہ کہ اس سال میں جماعت جرمنی کو 5 بیوت الذکر مکمل کرنے کی توفیق ملی جس طرح امیر صاحب نے بتایا ہے کہ اس کے افتتاح کے لئے بہت محنت کی ہے۔ جلدی جلدی تیار کیا ہے جس کی وجہ سے ابھی ڈائس گیلا ہے۔ آپ نے جس محنت، خلوص سے تعمیر میں حصہ لیا ہے یہ عارضی خلوص، وفا نہیں بلکہ سب کام آپ نے اللہ کی رضا کی خاطر کیا ہے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا مقصد عبادت بنایا ہے۔ عبادت کے لئے نماز با جماعت کے لئے بیت الذکر بناتے ہیں۔ یہ جو بیت الذکر بنائی ہے اس کی خوبصورتی اور حسن اسے آباد کرنے میں ہے۔ محنت، وفا، خلوص اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کے لئے اسے کھلا رکھیں۔ 13 خاندان 5 سے 7 منٹ کے فاصلے پر رہتے ہیں جو فجر، عشا اور دوسری نمازوں میں آ سکتے ہیں۔ فجر، عشا کے ساتھ ظہر اور عصر کے لئے بھی جو امام الصلوٰۃ مقرر ہوں اسے کھولے۔ نمازی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں اور ذاتی فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بہت لوگ آجکل دل کی تکلیف ڈپریشن اور مایوسی کا شکار ہیں۔ جو پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل کرتے ہوئے دل کا اطمینان بھی حاصل ہوتا ہے اور عبادت کرنے والے صبح اٹھتے ہیں اور ان میں بیماریاں بھی کم ہوتی ہیں۔ عبادت بجا لانے سے بہت سی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ بندوں کے حقوق بھی ادا کریں۔ بیت الذکر امن کا نشان ہوتی ہے۔ اس معاشرہ میں ایک احمدی کی طرف سے آپس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے احکامات پر عمل کر کے اللہ کے حقوق بھی ادا کریں اور بندوں کے حقوق بھی۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ بیوت الذکر کو آباد رکھیں۔

آپ نے فرمایا کہ دعا نماز میں ہو چکی ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے ساری بیت الذکر کو دیکھا۔ بچیوں کی ایک کثیر تعداد نغمات حمد گا رہی تھی آپ وہاں تشریف لے گئے اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے اسی طرح بچوں میں بھی جو نغمات حمد گا رہے تھے۔ اپنے دست شفقت سے چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس تقریب سعید میں جرمنی بھر سے مرکزی عہدیداران، مربیان کرام، ریجنل امراء صاحبان، لوکل امراء صاحبان اور بیرون ممالک سے تشریف لانے والے مہمانان گرامی نے بھی شرکت فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کے ایک پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (قادیان) بھی اس بابرکت افتتاح پر تشریف لائے۔

بیت الہدیٰ کا افتتاح

جرمنی کے صوبہ Hessen Taunus کی جماعت احمدیہ Usingen میں تعمیر ہونے والی بیت الذکر بیت الہدیٰ جس کا سنگ بنیاد 22 فروری 2004ء کو رکھا گیا تھا الحمدللہ 7 ستمبر 2004ء کو سہ پہر ساڑھے چار بجے افتتاح کے لئے مکمل طور پر تیار ہو چکی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر فدایان احمدیت کیا بچے کیا بوڑھے، بچیاں مستورات دوپہر سے ہی موجود تھے اور اپنے پیارے آقا کی آمد پر رستوں کو نہ صرف خوشنما بنا رہے تھے بلکہ ان راہوں کو اپنے حسن سیرت سوز دل اور زیرلب ذکر الٰہی سے اجالوں سے بسا رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 7 بج کر 50 منٹ پر تشریف لائے تو فضا میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ یہ جوش و خروش دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ حضور انور نے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے ہمراہ بیت الذکر کے دونوں حصے مردوں والا، عورتوں والا دیکھے۔ پھر جرمنی بھر سے آئے ہوئے احمدیوں کو شرف مصافحہ بخشا آپ نے تمام بچوں کو ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے چاکلیٹ عطا فرمائے۔ نمازوں کے بعد افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے مختصر خطاب کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا بار بار شکر ادا کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو پلان ہمیں اس سال 5 بیوت الذکر تعمیر کرنے کا دیا تھا وہ اللہ کا شکر ہے کہ اس بیت الذکر کے افتتاح کے ساتھ مکمل ہو گیا۔ ہر احمدی کو جو جرمنی میں رہتا ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو جو اس سال اعزازات عطا فرمائے بیت الہدیٰ کا افتتاح اس کی بہترین مثال ہے۔

اس بیت کی تعمیر ساڑھے چھ ماہ کی قلیل مدت میں مکمل ہوئی۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ میں 3 ماہ پہلے یہاں آیا تھا تو نہ گنبد تھا نہ مینارہ نظر آ رہا تھا۔ احباب نے نہایت محنت اور جذبہ سے کام کیا ہے بلکہ عورتوں کا جذبہ بھی قابل تحسین ہے جنہوں نے اپنے مردوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب تک بیت الہدیٰ کی تعمیر مکمل نہ ہو گھر نہ آئیں۔ آپ نے بتایا کہ یہاں کے صدر جماعت نے وعدہ کیا ہے ہم فجر اور عشا کی نماز میں اس کی حاضری سے بیت کو بھر دیں گے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ مولیٰ کریم ہمیں سو بیوت الذکر تعمیر کرنے کے وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ وعدہ ہم نے خلافت رابعہ میں کیا تھا خدا کرے خلافت خامسہ میں ہم اسے مکمل کرنے والے ہوں نیز فرمایا ہر بیت کے افتتاح کے ساتھ ایک بیعت پیش کریں گے اس طرح 100 اور بلکہ اس سے زائد بیعتیں پیش کریں گے۔ بعدہ امیر صاحب کی درخواست پر حضور انور نے اس بیت کی تعمیر میں مثالی کام کرنے والوں میں اپنے دست مبارک سے اسناد خوشنودی تقسیم فرمائیں اور بعدہ اپنے مختصر خطاب میں احباب کو نصائح فرمائیں جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو اس سال 5 بیوت الذکر تعمیر کرنے کا جو ٹارگٹ دیا تھا وہ اس بیت الذکر کی تعمیر سے پورا کیا ہے۔ بیوت الذکر ایک مقصد کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں۔ ہر احمدی کو علم ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی اصلاح اور عبادت کی طرف توجہ دی جائے۔ ایک احمدی کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ نمازیں ادا نہ کرنے والا ہو بلکہ ہر احمدی کا بیوت الذکر میں جا کر نماز با جماعت ادا کرنا اس کا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ فرمایا مجھے بتایا گیا ہے اس بیت الذکر کے نزدیک 16، 17 گھر آباد ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا ہے فجر کی نماز میں نمازیوں سے بھر دی جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا فجر سے عشا تک بیت الذکر تمام نمازوں کے لئے کھلی رہے اور نمازیں ادا کی جائیں آپ نے آنحضرت ﷺ کا وہ واقعہ یاد کروایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاؤں اور وہ لوگ جو نماز کے وقت گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور مسجد نہیں آئے گھروں سمیت ان کو جلا دوں۔

ہم وہ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرنے والے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ اس بیت الذکر کو آباد کریں۔ اللہ کے حضور سر جھکانے کے لئے اسے بھر دیں۔ بیت الذکر اس علاقہ کے لئے امن کا نشان ہے۔ آپ نے امیر صاحب کی بات کے متعلق فرمایا انہوں نے کہا ہے ایک بیعت پیش کریں گے فرمایا آپ اپنے آپ کو Under Estimate نہ کریں

باقی صفحہ 7 پر

مکرم منیر الدین احمد صاحب

مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر کی یاد میں

میرے عزیز اور دوست، خادم سلسلہ اور مربی مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ سے جا ملے ہیں۔ ہمارا دونوں کا تعلق گوجرانوالہ شہر سے ہے۔ وہیں ہمارا بچپن گزرا اور ہم اکٹھے اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور جماعت کے کاموں میں شریک ہوتے رہے۔ شروع سے ہی ان کو دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ اپنے کلاس فیلوز اور محلّہ کے نوجوانوں کو جماعت سے متعارف کرواتے رہتے تھے۔

میٹرک کے بعد وقف کر کے قادیان چلے گئے اور جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ شاہد کرنے کے بعد مختلف ممالک میں خدمت کا موقعہ پایا۔ گوجرانوالہ سے روانگی پر مجھے کہنے لگے منیر صاحب! آپ تو یہاں دوستوں اور عزیزوں میں ہوں گے میں وہاں اکیلا ہوں گا۔ وہاں واقفیت کوئی نہیں۔ بس دعاؤں میں یاد رکھنا۔

میں نے کہا ٹھیک ہے دعا کروں گا۔ آپ اکیلے جا رہے ہیں میں ساتھ نہیں جا رہا کیونکہ میں نے کالج میں داخلہ لیا ہے۔ آپ میرا نام ساتھ لے جائیں پھر آپ اکیلے نہیں ہوں گے یعنی اپنے نام محمد اسماعیل کے ساتھ منیر کا اضافہ کر لیں۔ اس طرح وہ محمد اسماعیل صاحب منیر کہلانے لگے۔ بیرون ملک جہاں انہوں نے خدمت کی ہے۔ زیادہ تر منیر کے نام سے ہی پہچانے جاتے تھے۔ ایم آئی منیر یا مولانا منیر صاحب ان کا نام پکارا جاتا تھا۔

ان کی شادی میری بھانجی سے یعنی عزیزہ مبارکہ سے ہوئی۔ نہایت ہی مرنجاں مرنج طبیعت کے انسان تھے۔ خود کام کرنا جانتے تھے۔ دوسروں سے بھی کام لینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ہر وقت سلسلہ کی ترقی کے لئے نئی نئی باتیں سوچتے اور ان کے مطابق طریق اختیار کرتے تھے۔ مربیان کے ساتھ ان کا نہایت شفقت کا سلوک تھا ان کی بہبود کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ اور ان کی شادیوں کے متعلق بھی والدین کو توجہ دلاتے تھے۔

مہمان نوازی ان کی نمایاں صفت تھی مربیان کی مرکز سے روانگی اور مرکز میں آمد پر ضرور ان کی مدارات کرتے تھے۔ کبھی پکنک کا پروگرام بنا کر دوستوں کو جمع کر لیتے تھے۔ بیرون ملک سے مرکز میں آنے والے دوستوں سے مل کر بہت خوش ہوتے۔ ان کی رہنمائی کرتے اور گھر پر دعوت کرتے اور ان کے اعزاز کو مدنظر رکھتے ہوئے ربوہ کے معززین کو بھی بلاتے۔

ذیلی تنظیموں میں بھی آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی ہے۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس عاملہ میں خوب کام کرنے کا موقعہ پایا۔ مہتمم اطفال کی حیثیت سے مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے بہت کام کیا۔ بچوں کے لئے چار حصوں میں کتب ”کامیابی کی راہیں“ لکھیں اور عمروں کے لحاظ سے امتحان کا طریقہ بھی جاری کیا۔ ان کتب کا بعد میں انگریزی ترجمہ کے ذریعہ انگلش جاننے والے بچوں کے لئے دین کو سمجھنے اور سیکھنے کا موقعہ فراہم کیا۔

وقف کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ اپنے عزیز و اقارب میں بھی وقف کی تحریک کرتے رہے۔ چنانچہ ان کے بھتیجے مکرم عبدالمنان صاحب نے وقف کیا۔ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد پاس کیا اس وقت لندن میں خدمت کر رہے ہیں۔ ان کے بھانجوں کے دو بیٹوں نے بھی وقف کیا اور جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر مغربی افریقہ میں خدمت کر رہے ہیں۔ خود اپنے بیٹے مکرم الیاس منیر صاحب کو وقف کیا۔ الیاس صاحب نے جامعہ سے شاہد کیا اور مربی کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے 10 سال تک اسیر راہ مولیٰ بنے۔ اس دوران مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے جس ضبط و تحمل کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے۔ الیاس منیر کے ساتھ اور بھی اسیران تھے۔ مولانا صاحب باقاعدہ ملاقات کے لئے جاتے رہے۔ بیٹے کے ساتھ دوسروں کو بھی شامل کر کے جو خدمت ہو سکتی کرتے تھے۔ ملاقات میں دیگر عزیز و اقارب اور احباب بھی شامل ہوتے تھے۔

ریٹائر ہونے کے بعد اپنے بیٹوں داؤد منیر اور ادریس منیر کے پاس امریکہ چلے گئے۔ وہاں بھی فارغ نہیں رہے۔ دعوت الی اللہ کرتے رہے اور تعلیم القرآن کے سلسلہ میں نوجوانوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں کبھی کینیڈا اور کبھی جرمنی وقف عارضی کر کے جاتے رہے۔ مرض الموت میں بھی وقف عارضی پر کینیڈا میں تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے کاموں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3

دیتے ہیں اپنی یادداشت کی غلطی کی وجہ سے جو بعض دوسری روایات سے ٹکرا جاتی ہیں۔ بعض ایسی باتیں بیان کر دیتے ہیں جو کم عمری کی وجہ سے ناسمجھی کے نتیجے میں وہ صحیح پہچان نہیں سکے۔ واقعہ کسی اور رنگ میں ہوا بات کسی اور رنگ میں کی گئی اور اس بچے نے کچھ اور سمجھ لیا اور وہی بیان کر دیا۔ تو یقیناً ایسے راویوں کو جھوٹا تو نہیں کہا جا سکتا لیکن غلطی انسان سے ہوتی ہے اور یہ روایتیں ایسی قیمتی اور مقدس ہیں اور جماعت کی ایسی امانت ہے کہ ان میں ہم چھوٹی اور ادنیٰ غلطیاں بھی پسند نہیں کر سکتے۔

حافظ محمد صدیق صاحب

قاعدہ یسرنا القرآن کی افادیت

قاعدہ یسرنا القرآن کی کتابت اور بغدادی قاعدہ کی کتابت میں بہت فرق ہے بغدادی قاعدہ کا طرز کتابت بچوں کے لئے پڑھنا اور سمجھنا بہت مشکل ہے۔ جبکہ یسرنا القرآن قاعدہ کی کتابت بہت آسان اور قابل فہم ہے۔ بچے آسانی سے قرآن کریم اس کے ذریعہ پڑھنا سیکھ جاتے ہیں۔ خاکسار نے قاعدہ یسرنا القرآن مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی سے پڑھا اور پھر خود ہی ناظرہ قرآن کریم مکمل پڑھ لیا۔ ناظرہ قرآن کریم اور کسی استاد سے نہیں پڑھا، اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ اس قاعدہ کے ذریعہ بچے عربی پڑھنا تو سیکھتے ہی ہیں اور اردو بھی ان کے لئے پڑھنی آسان ہو جاتی ہے۔ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ پاکستان سے باہر دوسرے ملکوں میں بھی لوگ اس قاعدہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کینیا میں ایک غیر از جماعت مدرسہ کے طلبا کو خاکسار نے خود اس قاعدہ سے فائدہ اٹھاتے دیکھا ہے۔ یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ یہ قاعدہ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ سکھانے کے سلسلہ میں ایک بہترین معلم ہے سیدنا حضرت مسیح موعود نے اس قاعدہ کے بارہ میں جو اظہار فرمایا ہے بہتر ہے کہ وہ بھی قارئین کے سامنے آ جائے۔ حضور نے اپنے قلم مبارک سے لکھا ”قاعدہ یسرنا القرآن بچوں کے لئے بے شک مفید چیز ہے اس سے بہتر اور کوئی طریقۂ تعلیم خیال میں نہیں آتا۔“

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 243)

ایسے ہی حضرت مسیح موعود نے موجد قاعدہ ھذا کے لئے اپنی ایک نظم میں دعا بھی کی ہے۔ نظم کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

پڑھایا جس نے اس پر بھی کرم کر
جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
رہ تعلیم اِک تو نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت پیر منظور محمد صاحب کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یہ قاعدہ ترتیب دیا اور ایک نئی طرز کتابت کو ایجاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر منظور محمد صاحب کو اس کار خیر کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس مفید قاعدہ سے کماحقہ فائدہ اٹھاتے رہیں۔

کتب کی اشاعت کے لئے نظام سے اجازت لیں

اس لئے اگر کسی نے ان بزرگوں کے حالات اس نیت سے چھپوانے ہوں کہ باقی بھی استفادہ کریں تو ان کا اخلاقی اور جماعتی فرض ہے کہ وہ نظام جماعت سے پہلے اس کی اجازت لیں اور علماء ان کتب کو پڑھ کر اچھی طرح اس بات کا جائزہ لے لیں کہ کوئی ایسی بات نہیں جو کسی پہلو سے بھی جماعت کیلئے مضر ہو یا غلط دعوے کئے گئے ہوں یا ضرورت سے بڑھ کر فاخرانہ انداز اختیار کیا گیا ہو جب کہ بڑائیوں کے بیان میں عاجزانہ طریق اختیار کرنا چاہئے۔ تو کئی قسم کے خطرات ایسی باتوں میں لاحق ہوتے ہیں اس لئے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ یہ کام کریں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس نسل میں ایسے ذکر زندہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو بھی بلند کرے گا اور آپ یاد رکھیں کہ اگلی نسلیں اسی طرح پیار اور محبت سے اپنے سر آپ کے احسان کے سامنے جھکاتے ہوئے آپ کا مقدس ذکر کیا کریں گی اور آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی۔ اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ، صدی بہ صدی ہر جوڑ پر خدا تعالیٰ ایسے انتظام کرتا رہے گا کہ جماعت کے ولولے تازہ ہو جائیں، جماعت کے عزم پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائیں۔ نئے حوصلے بلند ہوں اور وہ امانت جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کو ہم آدھے راہ میں اپنی غفلتوں کے ساتھ ضائع نہ کر دیں۔

(الفضل 6 جولائی 2002ء)

عریب ابن سعد القرطبی

(وفات ۹۷۶ء)

آپ سپین کے خلیفہ عبدالرحمٰن الثالث کے دربار کے معزز رکن تھے۔ کچھ عرصہ خلیفہ الحکم الثانی کے دربار میں بھی اچھے عہدے پر فائز رہے۔ آپ ایک معروف تاریخدان، اور طبیب حاذق تھے۔ آپ نے اندلس اور افریقہ کے سیاسی حالات پر کتاب تصنیف کی۔ میڈیسن میں آپ نے کتاب خلق الجنین لکھی نیز کیلنڈر پر ایک رسالہ کتاب الانواع لکھا۔

☆.☆.☆.☆

دنیا میں سب سے

بڑا۔لمبا ....

چھوٹا۔نیچا ....

زیادہ ....

کم ....

پہلا ....

سب سے بڑا براعظم:
براعظم ایشیا (Asia) رقبہ 43998000 مربع کلومیٹر۔براعظم افریقہ (Africa) دوسرا بڑا براعظم ہے اور براعظم جنوبی امریکہ (South America) تیسرا بڑا براعظم ہے۔

سب سے چھوٹا براعظم:
براعظم آسٹریلیا (Australia) رقبہ 7618493 مربع کلومیٹر۔

سب سے زیادہ آبادی والا براعظم:
براعظم ایشیا آبادی 1988ء 3031100000 (دنیا کی کل آبادی کا 60.8 فیصد)۔

سب سے کم آبادی والا براعظم:
براعظم آسٹریلیا آبادی (مارچ 1990ء) 17000000 (دنیا کی کل آبادی کا 0.2 فیصد)۔

آبادی کے بغیر براعظم:
براعظم انٹارکٹیکا (Antarctica) تحقیق کی غرض سے دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تقریباً دو ہزار سائنسدان یہاں موجود رہتے ہیں۔

سب سے بڑا ملک:
(The Russian Federation) رقبہ 17575400 مربع کلومیٹر (6592800 مربع میل) روس اس سے قبل سوشلسٹ روس کی سب سے بڑی ریاست تھی۔دسمبر 1991ء میں سوشلسٹ روس کے خاتمے کے بعد ایک آزاد ملک بن گیا۔

سب سے چھوٹا ملک:
ویٹی کن سٹی (Vatican City) یورپ رقبہ 108 ایکڑ (44 ہیکٹر)۔

سب سے بڑا اسلامی ملک:
بلحاظ رقبہ قازقستان۔رقبہ 2717300 مربع کلومیٹر۔سوڈان اور الجزائر، بالترتیب دوسرے اور تیسرے بڑے اسلامی ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ آبادی والا ملک:
چین آبادی بمطابق مردم شماری 1990ء ایک ارب تیرہ کروڑ تین لاکھ اور چین کی آبادی میں اوسطاً سالانہ اضافہ ایک کروڑ ستر لاکھ ہے۔بھارت دوسرے نمبر پر دنیا میں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے جب کہ امریکہ تیسرا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے۔بھارت کی آبادی 1991ء (تخمیناً) چوراسی کروڑ انتالیس لاکھ تھی جب کہ امریکہ کی آبادی 1990ء کی مردم شماری کے مطابق چوبیس کروڑ چھیانوے لاکھ بتیس ہزار چار سو اکانوے تھی۔

سب سے زیادہ آبادی والا اسلامی ملک:
انڈونیشیا آبادی (1991ء) 184063000 بنگلہ دیش اور پاکستان بالترتیب دوسرے اور تیسرے زیادہ آبادی والے اسلامی ممالک ہیں۔بنگلہ دیش کی آبادی (1991ء) 115919000 پاکستان کی آبادی (جنوری 1991ء) 113780000 (گیارہ کروڑ سینتیس لاکھ اسی ہزار)۔

سب سے کم آبادی والا ملک:
ویٹی کن سٹی (Vatican City) آبادی (1989ء) 728۔

سب سے بڑا جزیرہ:
آسٹریلیا کو شمار میں نہ لایا جائے جو کہ ایک براعظم ہے تو گرین لینڈ (نیا نام کلالت نونات) (Klaalite Nunaat) سب سے بڑا جزیرہ ہے۔رقبہ 2175600 مربع کلومیٹر۔

سب سے بڑا جزیرہ نما:
جزیرہ نما عرب رقبہ 3250000 مربع کلومیٹر۔

سب سے زیادہ آبادی والا شہر:
جاپان کا شہر ٹوکیو آبادی (1990ء) دو کروڑ انہتر لاکھ باون ہزار۔براعظم یورپ، افریقہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر بالترتیب ماسکو (روس کا دارالحکومت) آبادی 10367000 قاہرہ (مصر کا دارالحکومت) آبادی 9880000 میکسیکو سٹی (میکسیکو کا دارالحکومت) آبادی 20207000 ساؤپالو (برازیل کا ایک شہر) آبادی 18052000 سڈنی (آسٹریلیا کی بندرگاہ) آبادی 3515000 ہیں۔

سب سے بڑا پہاڑی سلسلہ:
ہمالیہ، قراقرم، ہندوکش پامیر کا پہاڑی سلسلہ (ایشیا)۔دوسرا بڑا پہاڑی سلسلہ کوہ انڈیز (Andes) براعظم جنوبی امریکہ میں ہے۔

سب سے بڑا سمندر:
بحرالکاہل (Pacific Ocean) رقبہ 166240000 مربع کلومیٹر۔

سب سے چھوٹا سمندر:
بحر ہند (Indian Ocean) رقبہ 73430000 مربع کلومیٹر۔

سب سے گہرا سمندر:
بحرالکاہل اوسط گہرائی 12925 فٹ (3939 میٹر) زیادہ سے زیادہ گہرائی ماریانا ٹرنچ (Mariana Trench) 25840 فٹ (10924 میٹر) یا 6.79 میل۔

سب سے بڑا بحیرہ:
بحیرہ جنوبی چین (South China Sea) رقبہ 2974600 مربع کلومیٹر۔

سب سے بڑی خلیج:
خلیج بنگال (Bay of Bengal) رقبہ 2672000 مربع کلومیٹر۔

سب سے بلند چوٹی:
ماؤنٹ ایورسٹ (Mount Everest) (چین، نیپال) بلندی 29028 فٹ (8848 میٹر) دوسری بلند ترین چوٹی کے۔ٹو (K-2) سکردو پاکستان، بلندی 28250 فٹ (8610 میٹر)۔

سب سے بڑا سیارہ:
مشتری۔(Jupiter)

سب سے چھوٹا سیارہ:
پلوٹو۔(Pluto)۔

سب سے زیادہ روشن سیارہ:
زہرہ۔(Venus)۔

سب سے کم روشن سیارہ:
پلوٹو (Pluto)۔

سب سے تیز رفتار سیارہ:
عطارد۔(Mercury)۔

زمین کے زیادہ قریب سیارہ:
زہرہ، فاصلہ 41360000 کلومیٹر (25700000 میل)۔

سب سے روشن ستارہ:
Sirius A جسے Dog Star بھی کہا جاتا ہے زمین سے فاصلہ 8.4 نوری سال۔

سب سے بلند عمارت:
سیرز مینار (Sears Tower) شکاگو امریکہ، بلندی 1454 فٹ (443 میٹر) منزلیں 110۔

سب سے بلند تعمیر:
KTHI-T V Mast جو لوہے کا بنا ہوا ہے اونچائی 2063 فٹ (628 میٹر) یہ ماسٹ امریکہ کی ریاست شمالی ڈکوٹا کے شہر فارگو (Fargo) میں واقع ہے۔یاد رہے پولینڈ کے شہر وارسا کا ریڈیو ماسٹ (لوہے کا کھمبا) اس سے قبل بلند ترین تھا (2120 فٹ) جو 10 اگست 1991ء کو گر گیا۔

سب سے بڑا سٹیڈیم:
سٹراہوف سٹیڈیم (Strahov Stadium) پراگ چیک جمہوریہ تماشائیوں کے لئے گنجائش 240000۔

سب سے بڑا کرکٹ سٹیڈیم:
ملبورن کرکٹ گراؤنڈ ملبورن (Melbourne) وکٹوریہ (آسٹریلیا) تماشائیوں کیلئے گنجائش تقریباً 120000۔دوسرا بڑا کرکٹ سٹیڈیم ایڈن گارڈن سٹیڈیم کلکتہ (بھارت) تماشائیوں کے لئے گنجائش 93000 چوتھے ورلڈ کرکٹ کپ کا فائنل اسی سٹیڈیم میں 8 نومبر 1987ء کو کھیلا گیا۔

سب سے بڑا ہاکی سٹیڈیم:
نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور (پاکستان) تماشائیوں کے لئے گنجائش 50000۔12 فروری 1990ء کو جب ساتویں عالمی کپ ہاکی ٹورنامنٹ کا فائنل پاکستان اور ہالینڈ کے درمیان کھیلا گیا تو تماشائیوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے بھی تجاوز کر گئی تھی جو کہ ہاکی کے لئے ایک عالمی ریکارڈ ہے۔

سب سے بڑا صحرا:
صحرائے اعظم (Sahara) شمالی افریقہ رقبہ 8400000 مربع کلومیٹر۔

سب سے بڑی آبشار:
بویوما (Boyoma Falls) کسانگنی (Ksangani) زائر۔

سب سے مشہور آبشار:
نیاگرا آبشاریں (Niagara Falls) کینیڈا امریکہ (زیادہ تر حصہ کینیڈا میں ہے) ہر سال تقریباً چالیس لاکھ افراد یہاں سیر کی غرض سے آتے ہیں۔

سب سے بلند آبشار:
سالٹو اینجل (Salto Angel) وینزویلا جنوبی امریکہ بلندی 3212 فٹ (979 میٹر)۔

سب سے بڑی جھیل:
بحیرہ کیسپیئن (Caspian Sea) آذربائیجان، ایران رقبہ 360700 مربع کلومیٹر (کل رقبہ کا 35.6 فیصد ایران میں ہے جہاں اسے دریائے خارز کا نام دیا گیا ہے)۔

سب سے بڑی مصنوعی جھیل:
جھیل وولٹا (Lake Volta) گھانا رقبہ 8482 مربع کلومیٹر۔

سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل:
(بلحاظ رقبہ) جھیل سپیریر (Lake Superior) امریکہ وکینیڈا، رقبہ 82350 مربع کلومیٹر (امریکہ 53600 مربع کلومیٹر کینیڈا 28750 مربع کلومیٹر)۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **38875** میں ڈاکٹر بشارت احمد ولد حکیم قاضی نذر محمد قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ 14 کنال 5 لاکھ روپے۔ 2۔ مکان واقع دارالبرکات 1/3 حصہ 3 لاکھ روپے۔ 3۔ گاڑی شیراڈ 1 لاکھ روپے۔ 4۔ دوکان واقع حافظ آباد شہر 1/3 حصہ 3 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7800 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/9600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر بشارت احمد گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد قمر ولد نذیر احمد انصاری چک چٹھہ حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 خالد مجید معلم وقف جدید ولد عبدالمجید تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر **38876** میں مسرت پروین رائے زوجہ ڈاکٹر بشارت احمد قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 20 تولے 8 ماشے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ ایک ایکڑ رقبہ زرعی واقع آنبہ نوریا (کالیہ) ضلع شیخوپورہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مسرت پروین رائے گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر بشارت احمد ولد حکیم قاضی نذر محمد چک چٹھہ حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 احمد جہاں زیب۔ ڈاکٹر بشارت احمد چک چٹھہ حافظ آباد

مسل نمبر **38877** میں احمد جہاں زیب ولد ڈاکٹر بشارت احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد جہاں زیب گواہ شد نمبر 1 حکیم قاضی نذر محمد ولد حکیم عبدالقدیر چک چٹھہ حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر بشارت احمد حکیم قاضی نذر محمد چک چٹھہ حافظ آباد

مسل نمبر **38878** میں ڈاکٹر حفیظ احمد ولد ضیاء الدین ظفر قوم وڑائچ پیشہ کمپیوٹر آپریٹر گورنمنٹ و سرکاری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر حفیظ احمد گواہ شد نمبر 1 افتخار الدین قمر ولد ایم صلاح الدین چک چٹھہ حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 امتیاز الدین ولد افتخار الدین چک چٹھہ حافظ آباد

مسل نمبر **38879** میں امتیاز الدین ولد افتخار الدین قمر قوم وڑائچ پیشہ کمپیوٹر آپریٹر عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2571 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امتیاز الدین گواہ شد نمبر 1 افتخار الدین قمر ولد صلاح الدین چک چٹھہ حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد۔ ضیاء الدین قمر چک چٹھہ حافظ آباد

مسل نمبر **38880** میں احیاء الدین ولد افتخار الدین قمر قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احیاء الدین گواہ شد نمبر 1 افتخار الدین قمر ولد صلاح الدین گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد۔ ضیاء الدین ظفر چک چٹھہ حافظ آباد

مسل نمبر **38881** میں حبیب الرحمٰن ولد محمد اسحاق قوم باٹھ پیشہ پرائیویٹ ٹیچر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ سائیکل 1 عدد۔ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500+2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت + ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حبیب الرحمٰن گواہ شد نمبر 1 ذکاء اللہ احمدی ولد محمد حسین چک چٹھہ ضلع حافظ آباد گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد اختر ولد نذر محمد چک چٹھہ حافظ آباد

مسل نمبر **38882** میں فوزیہ حیٔ زوجہ چوہدری عبدالحیٔ منہاس قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-50 تھرمل پاور مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-4-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 2 تولہ مالیت -/17000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوزیہ حیٔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد خالد ولد فضل دین صاحب D-36 تھرمل کالونی مظفرگڑھ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالحیٔ منہاس ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب D-50 تھرمل پاور کالونی مظفرگڑھ

مسل نمبر **38883** میں طارق جمیل ولد عبدالرشید قوم جٹ بھنگو پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ امین آباد نزد جنرل بس اسٹینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-2-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق جمیل گواہ شد نمبر 1 شفیق الرحمٰن اظہر ولد ایم بشیر احمد احمدیہ بیت الحمد مظفرگڑھ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالحیٔ منہاس ولد چوہدری عبدالرحمٰن مکان نمبر D-50 تھرمل پاور واپڈا کالونی مظفرگڑھ

مسل نمبر **38884** میں ھیبۃ الھادی رفعت بنت بشارت اللہ مہر قوم راجپوت پیشہ طالبہ بی ماریسی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-32 کیکپو کالونی کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ھیبۃ الھادی رفعت گواہ شد نمبر 1 بشارت اللہ مہر ولد الحاج اللہ بخش C-32 کیکپو کالونی کوٹ ادو گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد طارق ولد ایم شبیر احمد B-C کیکپو کالونی کوٹ ادو مظفرگڑھ

کوئی بھی مسلمان جو پودا لگاتا ہے جس سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ کھاتا ہے تو یہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ۔ حدیث نبویؐ)

بقیہ صفحہ 4

بلکہ ہر بیت الذکر کے ساتھ ہزاروں بیعتیں پیش کریں گے۔ بڑے بڑے ٹارگٹ رکھیں۔ اللہ سے بڑھ چڑھ کر مانگیں اور چھوٹی چھوٹی حدیں مقرر نہ کریں پھر فرمایا امیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے خلافت رابعہ میں وعدہ کیا تھا۔ 100 بیوت الذکر تعمیر کریں گے اور خلافت خامسہ میں پورا کریں گے۔ فرمایا 100 بیوت الذکر تو انشاء اللہ بن جائیں گی بلکہ ہم خلافت خامسہ کے دور میں ہر شہر میں بیت الذکر بنائیں گے۔ اللہ سے مدد مانگیں اپنے حوصلوں کو بلند کریں۔ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بعدہ حضور انور کے دست مبارک پر ایک مرد اور خاتون نے بیعت کی۔ جس میں تمام حاضر احباب شامل ہوئے۔ دعا ہوئی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ افتتاح کی خوشی میں تمام حاضرین کی خدمت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ربوہ کی خوبصورت ترین جگہ پر پہاڑوں کے دامن میں واقعہ
ہر قسم کی سہولت سے آراستہ
گوندل بینکوئٹ ہال
ترقی کی طرف ایک اور قدم
شادی بیاہ و دیگر فنکشنز کیلئے خوبصورت ہال کے ساتھ مزیدار کھانوں کی ڈھیروں ڈھیر ورائٹی بکنگ کروائیں
بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ۔ فون :04524-212758-212265

Dermaxo,Dermo Cure Cream
خارش داد، چنبل، داغ دھبے، چھائیاں زخم پھنسیاں پھوڑے کے لئے بفضل خدا مفید ہے۔
قیمت 8 روپے 12 روپے 15 روپے تھوک پر مزید رعایت
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون :213698

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس :212764 گھر :211379

مسجد نبوی کی توسیع ۔ حفاظ معمار

محمد اظہار الحق لکھتے ہیں:۔

''مسجد نبویؐ کی آج تک نومرتبہ توسیع ہوئی۔ پہلی توسیع سات ہجری میں خود آنحضرت ﷺ نے غزوہ خیبر سے واپسی پر فرمائی۔ اس کے لئے اضافی زمین حضرت عثمانؓ نے خرید کر پیش خدمت کی۔ دوسری توسیع عمر فاروق اعظمؓ کے زمانے میں ہوئی۔ تیسری حضرت عثمانؓ نے چوتھی ولید بن عبدالملک نے پانچویں عباسی خلیفہ مہدی نے چھٹی مصر کے سلطان اشرف قایتبائی نے ساتویں ترک خلیفہ سلطان عبدالمجید نے آٹھویں سعودی فرماں روا ملک عبدالعزیز نے اور نویں توسیع موجودہ سعودی حکمران شاہ فہد نے کروائی۔

یوں تو ہر خلیفہ اور ہر بادشاہ نے مسجد نبوی کی جاروب کشی انتہائی عقیدت سے کی لیکن عثمانی ترکوں نے 1277 ہجری میں جو توسیع کروائی اس کی تفصیل حد درجہ ایمان افروز ہے۔

ترکوں نے جب اس کام کا ارادہ کرلیا تو انہوں نے اپنی وسیع و عریض سلطنت میں اعلان عام کیا کہ انہیں عمارت سازی سے متعلق مختلف علوم وفنون کے ماہرین درکار ہیں۔ اعلان کرنے کی دیر تھی کہ پورے عالم اسلام سے ہنر مندوں کا ایک سمندر قسطنطنیہ کی جانب چل پڑا۔ ان میں سنگ تراش، معمار، نقشہ نویس، خطاط، رنگ ساز، شیشہ گر، پچی کاری کے ماہر غرض ہر علم اور ہنر کے مانے ہوئے استاد تھے۔ ترک حکومت نے اپنے تمام اہلکاروں اور سفیروں کو ہدایت کی کہ ان تمام ماہرین اور ان کے خاندانوں کو سفر کی ہر سہولت بہم پہنچائی جائے۔ پھر قسطنطنیہ کے باہر ایک نیا شہر بسایا گیا جس میں اطراف عالم سے آنے والے ان قافلوں کو اتار کر ہر شعبے کے ماہرین کو الگ الگ محلوں میں بسایا گیا۔ اس سارے عمل میں کئی سال لگ گئے۔

پھر عقیدت اور حیرت کا نیا باب شروع ہوا۔ خلیفہ وقت جو اس وقت کی معلوم دنیا کا سب سے بڑا فرماں روا تھا خود اس نئے بسائے گئے شہر میں آیا اور حکم دیا اور مسجد نبویؐ کے اس خادم نے حکم کیا دینا تھا عرض گزاری کی کہ ہر شعبے کا ماہر اپنے ذہین ترین بچے کو اپنا فن سکھائے اور اس طرح سکھائے کہ فن میں اسے یکتا و بے مثال کردے۔ اس اثناء میں ترک حکومت اس بچے کو قرآن حفظ کرائے گی اور شہسوار بنائے گی۔

دنیا کی تاریخ کا یہ عجیب وغریب منصوبہ کئی سال جاری رہا۔ پچیس برس بعد نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تیار ہوئی جو نہ صرف اپنے اپنے شعبے میں یکتائے روزگار تھی بلکہ ہر شخص حافظ قرآن، باعمل مسلمان اور صحت وتندرستی کا پیکر تھا۔ یہ تعداد میں پانچ سو کے لگ بھگ تھے۔

لیکن اس سارے عرصہ میں ترک دوسرے کام نہیں بھولے تھے۔ انہوں نے عمارتی پتھروں کی نئی کانیں دریافت کیں اور پھر پتھر نکال کر انہیں بند کردیا اور آج تک کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں تھیں۔ پھر نئے جنگلوں سے جنہیں انسانی ہاتھوں نے پہلے چھوا ہی نہیں تھا، لکڑیاں کاٹی گئیں پھر رنگ حاصل کئے گئے، شیشے کا سامان بہم پہنچایا گیا۔ یہ سارا سامان نبیؐ کے شہر میں پہنچا تو ادب کا یہ عالم تھا کہ اسے رکھنے کے لئے مدینۃ النبیؐ سے کئی میل دور ایک الگ بستی بسائی گئی تا کہ پتھر کٹیں تو شور سماعت مبارک پر گراں نہ گزرے۔ احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کٹا یا تراشا ہوا پتھر مسجد نبویؐ پہنچتا اور اس میں کسی ترمیم کی ضرورت پڑتی تو ٹھیک کرنے کے لئے اسی بستی میں واپس لے جایا جاتا اور پھر دوبارہ مسجد میں پہنچایا جاتا۔

ساری تیاریوں کے بعد ان ماہرین نے کام شروع کیا تو حکومت کا حکم یہ تھا کہ ہر شخص کام کرنے کے دوران اول سے آخر تک باوضو رہے اور مسلسل تلاوت قرآن کریم کرتا رہے۔

تعمیر نو اور توسیع کا کام پندرہ سال جاری رہا۔ کوئی احتیاط ایسی نہ تھی جو ترک بروئے کار نہ لائے ہوں۔ وہ ایک حصے کو منہدم کرکے اسے بنا لیتے تو اس کے بعد ہی دوسرے حصے کی تعمیر شروع کرتے تا کہ نماز باجماعت میں رکاوٹ نہ ہو اور ریاض الجنۃ کی تعمیر کے دوران تو انہوں نے کمال ہی کردیا۔ انہوں نے چھت اور زمین کے درمیان لکڑی کے تختے لگا دیئے جو ستونوں کے اوپر کے حصے میں تھے تا کہ منہدم ہوتے وقت اوپر سے مٹی نہ گرے اور شور بھی کم سنائی دے۔ پھر حجرہ مبارکہ کی، جہاں سرکار دو عالم ﷺ محو استراحت ہیں، جالیوں کے چاروں طرف کپڑا لپیٹ دیا تا کہ گرد وغبار اندر نہ جائے۔ کوئی دھاکہ نہ کیا گیا کہ خدانخواستہ بے ادبی ہو۔ اس سارے عمل کے دوران ریاض الجنۃ میں عبادت جاری رہی''۔

(روزنامہ جنگ 3 جنوری 2002ء)

ابن حیان القرطبی (1070ء۔988ء)

آپ اندلس کے اولین تاریخدانوں میں سے تھے۔ آپ نے پچاس کتب تصنیف کیں جن میں المتین ساٹھ جلدوں میں تھی مگر اب نایاب ہے۔ دوسری تصنیف کتاب المقتبس فی تاریخ الاندلس (اندلس کے مسلمان حکماء کی سوانح عمریاں) دس جلدوں میں ہے۔ اور دستیاب ہے آخری بار یہ پیرس سے 1937ء میں شائع ہوئی تھی۔

سخت اور گانٹھ دار پھنسیاں

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''ایسی پھنسیاں جو غدودوں کی سوزش کے نتیجہ میں پیدا ہوں وہ بہت سخت اور گانٹھ دار ہوتی ہیں۔ ان میں ایسی نیلاہٹ پائی جاتی ہے جو بہت بدزیب دکھائی دیتی ہے اور درد بھی ہوتا ہے لیکن ان میں پیپ نہیں بنتی۔ ایسی پھنسیوں میں انتھراسینم تیر بہدف ثابت ہوتی ہے۔ ایک دوماہ کے مسلسل استعمال سے یہ پھنسیاں آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہیں''۔ (صفحہ:61)

خبریں

یاسر عرفات کی حالت نازک، دماغی موت ہوچکی ہے

فلسطینی صدر یاسر عرفات فرانس کے ایک ہسپتال میں دماغی طور پر انتقال کر گئے۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ نے ان کے انتقال کی خبر جاری کردی تاہم فرانسیسی ڈاکٹروں کے مطابق وہ دماغی طور پر انتقال کرچکے ہیں لیکن ان کی سانسیں ابھی چل رہی ہیں۔ ان پر بار بار بیہوشی طاری ہورہی ہے۔ فرانسیسی صدر نے ہسپتال جاکر ان کی عیادت کی۔

معذرت خواہ ہونے کی ضرورت نہیں

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ صدر مشرف کے دو عہدے رکھنے کے پارلیمنٹ کے فیصلے پر ہمیں کسی کے سامنے معذرت خواہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ صدر کے 2007ء تک دو عہدے رکھنے کے بارے میں پارلیمنٹ کی اکثریت نے فیصلہ کیا ہے۔ ہم اپنے حق میں جو بہتر سمجھتے ہیں وہ فیصلہ کرینگے۔

بارودی سرنگ کا دھماکہ 9 ہلاک

جنوبی وزیرستان کے علاقے شلوستی میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں سیکیورٹی فورسز کے 9 اہلکار ہلاک اور 7 زخمی ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔نومبر 2004ء	
انتہائے سحر	**5:06**
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	11:52
وقت عصر	3:40
وقت افطار	**5:18**
وقت عشاء	6:41

درخواست دعا

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ لکھتے ہیں کہ محمد احمد صاحب ولد چوہدری منور احمد صاحب باجوہ حال مقیم کویت کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم ثاقب عمر مرزا صاحب عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی جھولے سے گر کر زخمی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہڈی وغیرہ ٹوٹنے سے بچ گئی ہے احباب جماعت سے بچی کی شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

''خوشخبری''
کوئی بھی پرانی واشنگ مشین دیں اور نئی واشنگ مشین قیمت کے فرق کے ساتھ حاصل کریں۔ نیز واشنگ مشین کی مرمت گارنٹی کے ساتھ کی جاتی ہے۔
الفضل ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ
فون دکان: 213729
گھر: 215148
پروپرائیٹرز: راشد جاوید اختر فراز

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

C.P.L 29